بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۳ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۱۶

حضور ایدہ اللہ کا سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

ربوہ ۲۳ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ کیبل گرام جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

(۱) "زیورک (سوئٹزرلینڈ) ۲۰ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور پاکستان کے جملہ احمدی احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کی دعا دیتے ہیں۔

حضور آج ۲۰ مئی ۱۹۷۸ء کو فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) سے روانہ ہو کر سہ پہر کو بخیر وعافیت سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک میں ورود فرما ہوئے۔ پچاس کے قریب زیورک کے مقامی احمدی احباب نے حضور کا والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے شام کا کھانا احباب جماعت کے ہمراہ تناول فرمایا۔" (مرزا انس احمد)

(۲) "زیورک ۲۱ مئی۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔" (مرزا انس احمد)

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔

بحر عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

نیک اعمال بجا لانے والوں کو نعمائے جنت کی بشارت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا
هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ
مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (البقرہ: ۲۶)

ترجمہ:۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے (ایسے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب کبھی ان (باغوں) کے پھل میں سے کچھ رزق انہیں دیا جائیگا تو وہ کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا تھا اور انکے پاس وہ (رزق) ملتا جلتا لایا جائے گا اور ان کے لئے ان (باغوں) میں پاک جوڑے ہوں گے اور وہ ان (باغوں) کے اندر ہمیشہ رہیں گے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ: فَيَقُوْلُوْنَ
لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ
رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبَّنَا وَقَدْ
اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ: فَيَقُوْلُ
اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَيُّ
شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ
رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔"

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو کہے گا اے جنت کے رہنے والو وہ جواب دیں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائی تیرے قبضے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم خوش ہو جنت میں رہنے والے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم کیوں نہ خوش ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بھی بہتر نعمت نہ دوں؟ جنت والے کہیں گے ان سے بہتر اور کونسی نعمت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا یعنی تم سے ہمیشہ کے لئے خوش ہو جاؤں گا اور اس کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو تعلق نہروں کا باغ کے ساتھ ہے وہی تعلق اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے

"یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ جو لکھا ہے کہ بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہاں گایوں کا ایک گلہ ہوگا اور بہت سارے گوالے ہوں گے جو دودھ دوہ دوہ کر ایک نہر میں ڈالتے رہیں گے یا بہت سے چھتے شہد کی مکھیوں کے ہوں گے اور پھر ان کا شہد جمع کر کے نہروں میں گرایا جاوے گا۔ یہ مطلب نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بات نہ ہوگی۔ اگر یہی خربوزہ اور تربوز یا انار ہوں گے تو پھر یہ بات ہی کیا ہوئی؟ کافر بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے یہاں اس دنیا میں کھا لئے۔ تم نے آگے جا کر کھائے۔ اس کی حقیقت جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَ بشّر الّذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت انّ لهم جنّٰتٍ تجری من تحتها الانہار یعنی جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجا لاتے ہیں وہ ان باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اِس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ گویا جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہے وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس طرح پر کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا اسی طرح پر کوئی ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر ایمان ہو اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریا کاری ہیں۔ پس قرآن شریف نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلاسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظلّ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۵۷، ص۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۲۳ ہجرت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزارہا انوار سے محروم کرنے والا حجاب

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو جہاں وہ مامور من اللہ زبردست نقلی و عقلی دلائل کے ذریعہ اپنی صداقت کو لوگوں پر ظاہر کرتا ہے وہاں خدا تعالیٰ اس کے حق میں زمینی و آسمانی نشان اس کثرت سے ظاہر فرماتا ہے کہ اس کی صداقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ لاجواب کر دینے والے ان تمام عقلی و نقلی دلائل اور بہر طور قائل کر دینے والے زمینی و آسمانی نشانوں کے باوجود ہوتا یہ ہے کہ اوائل میں لوگوں کی غالب اکثریت اُس مامور من اللہ کا انکار کر دیتی ہے۔ نہ دلائل و براہین کا ہی اُن پر کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ بارش کی طرح برسنے والے زمینی و آسمانی نشانوں کا ہی وہ کوئی اثر قبول کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ قبولِ حق کے بارہ میں وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ اُلٹا اُس مامور من اللہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اُسے اُس کے مشن میں ناکام کرنے پر تل جاتے ہیں۔

دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کا مخالفوں پر اس لئے اثر نہیں ہوتا کہ وہ بعض مخصوص عادات اور رسوم کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ ایک ہی رٹ لگا۔ تے جاتے ہیں کہ یہ شخص ہم کو ہمارے آباؤ اجداد کے مسلک سے برگشتہ کر دینا چاہتا ہے اس لئے اسکی مخالفت ضروری ہے چنانچہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو بُتوں وغیرہ کے پوجنے سے منع کیا اور توحید باری تعالیٰ کے دلائل بیان کر کے انہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تلقین کی تو اُن پر ان دلائل کا خاک اثر نہ ہوا اور وہ ہر بار ایک ہی جواب دُہراتے رہے اور وہ یہ کہ:۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ○ (المومنون آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ ہم نے اپنے باپ دادوں میں تو ایسی بات کبھی سُنی نہیں۔

اسی طرح قوم عاد پر حضرت ہود علیہ السلام کے دلائل و براہین اور زمینی و آسمانی نشانوں کا کچھ بھی تو اثر نہیں ہوا وہ بار بار یہی کہتے رہے کہ:۔

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ○ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (الشعراء آیات ۱۳۷، ۱۳۸)

ترجمہ:۔ تیرا وعظ کرنا یا نہ کرنا ہمارے لئے برابر ہے (کیونکہ جو باتیں ہم کہتے ہیں) وہ پہلے زمانہ کے لوگوں سے رائج چلی آ رہی ہیں۔

پھر قوم ثمود کو حضرت صالح علیہ السلام نے بہت سمجھایا اور توحید کے دلائل ان کے سامنے پیش کئے لیکن وہ ایک ہی رٹ لگاتے چلے گئے:۔

يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ○ (ہود آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ اے صالح اِس سے پہلے (تو) تُو ہمارے درمیان (آئندہ کے لئے) اُمید کی جگہ (سمجھا جاتا) تھا۔ (اب) کیا تُو (باوجود اِس عقل و دانش کے) ہمیں اِس بات سے روکتا ہے کہ ہم ایسی چیز کی عبادت کریں جس کی عبادت ہمارے باپ (دادے) کرتے آئے ہیں۔ اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس بات کی طرف تُو ہمیں بُلاتا ہے اُس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

بعینہٖ یہی معاملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بھی پیش آیا۔ انہوں نے اپنی قوم کو بُت پرستی کے خلاف نہایت محکم دلائل کے ذریعہ ایسا لاجواب کیا کہ وہ مُنہ تکتے رہ گئے۔ پھر بھی وہ ایمان نہیں لائے اس لئے کہ آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کی وجہ سے جو عادات راسخ ہو گئی تھیں اور جو رسوم رواج پا گئی تھیں انہوں نے عقل و شعور پر پردہ ڈالے رکھا اِس لئے وہ ہدایت کو قبول کرنے سے محروم رہے اور کہا تو یہی کہا:۔

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ○ (الشعراء آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ ہم اپنے بڑوں کو ایسا ہی (یعنی بُتوں کی پوجا) کرتے دیکھتے آئے ہیں (یعنی آئندہ بھی ایسا ہی کریں گے)

الغرض عادات اور رسوم و رواج لوگوں کو قبولِ حق کی سعادت سے محروم رکھتے ہیں عادات اور رسوم کی جکڑ بندیوں کی وجہ سے لوگ نہ دلائل و براہین کا ہی کوئی اثر قبول کرتے ہیں اور نہ زمینی و آسمانی نشانوں کو ہی خاطر میں لاتے ہیں۔ اسی لئے ہر مامور من اللہ کی مخالفت کی گئی اور بڑی شدومد کے ساتھ کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ امام آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عادات اور رسوم کو ایک بہت بڑا حجاب قرار دیا۔ چنانچہ آپ نے اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی محرومی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عادات اور رسوم کا قلع قمع کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے اور یہی ایک حجاب ہزاروں انوار سے محروم بھی رکھتا ہے ورنہ ہمارا معاملہ تو نہایت ہی صاف اور کھلا کُھلا ہے۔ کیسے ہی دلائل اور براہین سے ایک امر کو مدلل کر کے کیوں نہ بیان کیا جاوے عادت اور رسم کا پابند ضرور اس کے ماننے میں پس و پیش کو لگا اور جب تک وہ اس حجاب کو پھاڑ کر باہر نہ نکلے اُسے حق (کو قبول کرنا) لینا نصیب ہی نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کیسی اجلیٰ اور اصفیٰ تھی مگر آپؐ کے دعوے کے وقت بھی عیسائی راہبوں اور یہودی مولویوں نے جو عادت اور رسم کے پابند تھے ہزاروں عذر تراشے اور آپؐ کو صادق کہنے کی بجائے کاذب کا خطاب دیا۔ گویا رسم اور عادت کی ظلمت نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا ہوا تھا کہ وہ نور کو ظلمت کہتے تھے ورنہ آپؐ کے معجزات، بیّنات اور فیوض اس قدر کامل اور اعلیٰ تھے کہ کسی کو ان سے انکار ممکن نہ تھا"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۰۷، ۴۰۸)

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مصطفیٰ آئینۂ روئے خدا است

مصطفیٰ آئینۂ روئے خدا است
منعکس در وے ہماں خوئے خدا است

مصطفیٰؐ تو خدا کے چہرہ کا آئینہ ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کی ہی تمام صفات منعکس ہیں

گر ندیدستی خدا اُو را بہبیں
مَن رَانی قد رای الحق ایں یقیں

اگر تُو نے خدا کو نہیں دیکھا تو انہیں دیکھ۔ یہ حدیث یقینی ہے "جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا"

روئے شاں آں آفتابے کاندر آں
چشمِ مرداں خیرہ ہم چوں شپّراں

اُن کا چہرہ ایسا سورج ہے کہ اس کی روشنی میں مردوں کی آنکھیں بھی چمگادڑ کی طرح خیرہ ہو جاتی ہیں

کوریت صد پردہ ہا بر تو فگند
ویں تعصّب ہائے تو بیخت بکند

تیری نابینائی نے تجھ پر سینکڑوں پردے ڈال رکھے ہیں اور تیرے تعصّبوں نے تیری جڑ اکھیڑ دی ہے

اے بسا محبوبِ آں ربِّ جلیل!
پیشت از کوری حقیر است و ذلیل

خدائے ذوالجلال کے بہت سے محبوب تیری نابینائی کی وجہ سے تیرے نزدیک ذلیل و حقیر ہیں

اے بسا کس خوردہ صد جامِ فنا
پیشِ ایں چشمت پُر از حرص و ہوا

ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے فنا کے سینکڑوں جام پیئے ہیں تیری ان آنکھوں کو حریص اور لالچی نظر آتے ہیں

ہاں بیا اے دیدہ بستہ از حسد
تا شعاعش پردۂ تو بردرد!

اے وہ جس نے حسد کے مارے آنکھیں بند کر لی ہیں آ تا کہ اس کی روشنی تیرے حجابوں کو پھاڑ ڈالے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمگیر رُوحانی انقلاب کیلئے موعودِ کل ادیان کی بعثت

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے: امیر جماعت ہائے احمدیہ مبلغ انچارج جزائر فجی

یہ تقریر ریڈیو فجی سے ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں نشر کی گئی:

سامعین کرام!

۲۳ مارچ کا دن بین الاقوامی جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہم اور تاریخی دن ہے یہ دن جماعت احمدیہ میں "یوم مسیح موعودؑ" کے نام سے مشہور ہے۔

یہ دن آج سے ۸۹ سال قبل اس مبارک دن کی یاد میں منایا جاتا ہے جبکہ تمام مذاہب کی مقدس کتابوں اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے خدا تعالیٰ کے عظیم مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی حکم کے مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہندوستان میں لدھیانہ کے مقام پر چالیس پاک باز انسانوں کی بیعت لے کر اشاعت اسلام، غلبہ اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ یہ دن جماعت احمدیہ کے باقاعدہ قیام کا پہلا دن اور "یوم مسیح موعودؑ" کہلاتا ہے۔ اس دن ۸۹ سال قبل جو چالیس احباب نے بیعت کی ان میں سے سب سے پہلی بیعت حضرت حکیم حاجی مولوی نورالدین صاحبؓ نے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کے ہاتھ پر کی جو بعد میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی وفات پر آپؑ کی وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپؑ کے پہلے جانشین اور خلیفہ مقرر ہوئے۔ اس پہلی بیعت کو بیعت توبہ کا نام دیا گیا جس کے معنی یہ تھے کہ جو لوگ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وہ اپنے سابقہ گناہوں اور کمزوریوں سے توبہ کر کے آئندہ نیک اور پاک زندگی بسر کرنے کا عہد کرتے تھے۔

سامعین کرام! آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ اس زمانہ میں تمام اہل مذاہب ایک عظیم آسمانی مامور و مرسل کی آمد کے منتظر ہیں، چنانچہ ہمارے مسیحی بھائی یسوع مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ پارسی موسیو دربہمی کے منتظر ہیں۔ مہاتما بدھ کے ماننے والے میتریہ یعنی بدھ ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے ہندو بھائی نہہ کلنکی اوتار اور کرشن ثانی کے منتظر ہیں اور ہمارے مسلمان بھائی حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں کے منتظر ہیں ہمارے سکھ بھائی گورو نانکؒ کی پیشگوئیوں کے مطابق (مسلمانی جامہ میں اور یہ کہہ بٹالہ میں) گورو نانک جی کی طرح کے عظیم بزرگ کے منتظر ہیں۔ غرض تمام اہل مذاہب اس زمانہ میں ایک آسمانی وجود کے منتظر ہیں اور تمام اہل مذاہب یہ بھی کہتے ہیں کہ اس مامور کے آنے کا یہی وقت ہے اور یہی زمانہ ہے کیونکہ دنیا خدا کو پھر سے بھول گئی ہے۔ صرف رسمی ایمان رہ گیا ہے۔ سو عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اصلاحِ خلق کے لئے مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا ہے: ؎

"وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسمان نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئیگا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کی بعثت کی اغراض و مقاصد اور کام:

قرآن مجید اور احادیث کے مطابق حضرت مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے یہ تین کام تھے جنہیں آپ نے بخوبی انجام دیا:

(۱) حدیث رسولؐ کے مطابق تازہ بتازہ ہزاروں نشانات سے لاکھوں کی جماعت میں زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کر دیا اور زندہ ایمان کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ جیسی مقدس جماعت پیدا کر دی

(۲) حدیث رسولؐ کے مطابق تجدید دین یعنی دینِ اسلام کی طرف غلط فہمی کی بناء پر جو باتیں منسوب ہو گئی تھیں ان کو دور کر کے سچا اور حقیقی اسلام اور قرآن کریم کو دنیا کے سامنے نئے اور نہایت خوبصورت اور دلنشین انداز میں حقائق و معارف کے ساتھ پیش کیا جس کے نتیجہ میں قرآن کریم کو زندہ کتاب اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی اور زندہ رسول اور اسلام کو تمام مذاہب کے مقابلہ میں زندہ مذہب کے طور پر پیش کر دکھایا

(۳) قرآن کریم کی آیت لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے مطابق غلبہ اسلام۔ جس کے دو پہلو ہیں:-

(i) اغیارِ اسلام جو دین اسلام اور قرآن کریم پر اعتراضات کر رہے ہیں ان کا موثر جواب دیا۔

(ii) دین اسلام اور قرآن کریم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور خوبیوں کو اس عمدگی سے پیش کیا کہ حجت و براہین اور الٰہی نشانات سے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دکھایا۔

آپؑ کی زندگی کے مختصر حالات:

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ۷۳ سال کی عمر پائی۔ آپؑ نے عمر بھر دین اسلام کی خدمت کی۔ آپؑ ہمیشہ دنیا سے دل برداشتہ رہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی نماز۔ دعا۔ ذکر الٰہی۔ عبادات اور قرآن کریم کی تلاوت کا ذوق و شوق عطا فرمایا تھا۔ آپؑ کے دل میں قرآن کریم اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت تھی عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپؑ نے یہاں تک فرمایا: ؎

"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؑ نے اپنے جدید اور مبارک علم کلام میں تا قیامت روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی، زندہ رسولؐ اور مظہر اتم الوہیت اور تمام انبیاء سے اخلاق اور کارناموں کے لحاظ سے افضل ہونا ثابت کر دکھایا۔ آپؑ کے دل میں مخلوق کی ہمدردی کا جذبہ بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ سادگی، صداقت، تمام اعلیٰ اخلاق و اوصاف میں حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہر اتم تھے۔ آپؑ نے ۸۲ کتب اسلام کی حمایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں شائع فرمائیں۔ آپؑ کی تصانیف میں سے براہین احمدیہ کی تصنیف پر شیخ الحدیث مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہاں تک ریویو لکھا کہ:-

"اس تصنیف سے آپؑ نے
جانی و مالی و قلمی و لسانی
لحاظ سے اسلام کی بے نظیر خدمات
سرانجام دی ہے"

(ملاحظہ ہو رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ہفتم ص ۶)

کتب مقدسہ اور بزرگانِ سلف کی پیشگوئیاں:

آج سے چودہ سو سال قبل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں سچے مہدیؑ کی دو الہی علامات اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جب سے زمین و آسمان کی پیدائش ہوئی ہے اس وقت سے یہ دونوں نشانات کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے سچے مہدیؑ کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان کے مہینہ میں (چاند گرہن کی تاریخوں میں سے) پہلی یعنی تیرھویں تاریخ کو چاند کو اور سورج کو (گرہن کی تاریخوں میں سے) درمیانی یعنی اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن لگے گا۔

(ملاحظہ ہو حدیث کی مشہور کتاب دارقطنی جلد اول ص۱۸۸)

اس کے عین مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جب دعویٰ فرمایا تو عین رمضان کے مہینہ میں تیرھویں تاریخ کو چاند اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن (۱۸۹۴ء میں) لگا۔ جس کو دنیا نے دیکھا اور اس عظیم الشان صداقت کو دیکھ کر بہت سے نیک اور سعید فطرت لوگوں نے آپؑ کو قبول کیا۔

سامعین کرام!
یہ آسمانی نشان کوئی معمولی نشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ سورج چاند پر کسی انسان کا تصرف نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے سچے رسولؐ نے سچے مہدیؑ کی علامات بتائی تھیں اور خدا تعالیٰ سے خبر پا کر بتائی تھیں۔ اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے تو ہرگز ہرگز یہ دونوں آسمانی نشانات ظاہر نہ ہوتے۔ آج کئی لوگ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں مگر یہ تمام اعتراضات کرنے والے خدا تعالیٰ سے زیادہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی حقیقت کو نہیں جانتے۔ حدیث رسولؐ کے مطابق خدا تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ سچے مہدیؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے رمضان کے مہینہ میں تیرھویں کو چاند اور اٹھائیسویں کو سورج گرہن لگتا ہے۔ اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نزدیک سچے مہدیؑ نہ ہوتے تو ہرگز ہرگز یہ دونوں نشانات ظاہر نہ ہوتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے عین مطابق رمضان کے مہینہ میں تیرھویں کو چاند اور اٹھائیسویں کو سورج گرہن لگا کر سب معترضین کے تمام اعتراضات کو دور کرتے ہوئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے۔ اس عظیم آسمانی نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار"

اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے خدا تعالیٰ کے عظیم مامور اور مرسل کے بارے میں ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت نعمت اللہ ولیؒ متوفی ۵۶۲ھ نے فرمایا ہے:۔

"ا۔ح۔م۔د می خوانم
نام او نامدار می بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار می بینم"

(اربعین فی احوال المہدیین از حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ)

یعنی مامور زمانہ کا نام نامی "احمد" ہوگا۔ اور اس کی کامیاب اور مظفر زندگی کے بعد اس کا بیٹا اس کے حسن و احسان میں اس کا نظیر اور یادگار ہوگا۔

حضرت نعمت اللہ ولیؒ کی اس صدہا سال قبل کی پیشگوئی کے عین مطابق اس زمانہ میں "احمد" کے نام سے موسوم سچے مسیح و مہدیؑ ظاہر ہوئے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند جلیل سیدنا محمود مصلح موعودؓ کا ظہور ہوا۔

آج سے قریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل ٹالموڈ (تالمود) جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء میں اس زمانہ کے ظاہر ہونے والے مامور کے متعلق یہ پیشگوئی درج ہے:۔

"The Messiah shall come and his kingdom shall descend to his son and grandson."

یعنی مسیح موعود تشریف لائیں گے اور ان کی وفات پر ان کی روحانی بادشاہت ان کے بیٹے کو اور ان کی وفات پر ان کے پوتے کو ملے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے اور اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے مسیح و مہدیؑ اور ان کے جانشین یعنی ان کے موعود بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور موعود پوتے سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود خدا تعالیٰ کی طرف سے سچے اور پاک وجود ہیں۔

سامعین کرام!

اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے خدا تعالیٰ کے سچے مامور کی علامات جو قرآن کریم احادیث اور کتب مقدسہ میں بیان کی گئی ہیں ان کی تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ میں اس موقعہ پر امت محمدیہؐ کے ایک عظیم بزرگ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کی ایک عجیب خبر اور پیشگوئی بیان کرتا ہوں جو "رسائل مبدا و معاد" صفحہ ۵۸ میں درج ہے جو فارسی زبان میں ہے اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ:۔

"میں تمہیں ایک ایسی خبر دیتا ہوں جس کو پہلے کسی نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بیان نہیں کیا۔ جو میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خبر پا کر یہ بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے ایک ہزار اور چند سالوں کے بعد ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جبکہ:

"حقیقت محمدی از مقام
خود عروج فرماید و بمقام
حقیقت کعبہ متحد گردد و این
زمان حقیقت محمدی حقیقت
احمدی نام یابد۔"

یعنی ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ حقیقت محمدیؐ اپنے مقام سے عروج کر جائے گی اور اس وقت کعبہ کی حقیقت کو اختیار کر لے گی اور اس زمانہ میں حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہوگی۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کے عین مطابق آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ماننے والے احمدی مسلمان کہلاتے ہیں۔

بائیبل میں آنے والے مامور کی ایک بڑی علامت یہ بیان کی گئی تھی:۔

"جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے) ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے۔"

(دانی ایل باب ۱۲۔ آیت ۹ تا ۱۲)

اس کے عین مطابق خدا تعالیٰ کا مسیح و مہدیؑ اسی زمانہ میں ظاہر ہوا جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا ہے:۔

"یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹)

سچے مہدیؑ اور سچے مسیحؑ کے بارے میں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی علامت بتائی تھی کہ وہ اسلام، قرآن کریم، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور غلام ہو کر آئے گا اور اس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت اور اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اور وہ سچا مہدیؑ اور سچا مسیحؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع و فرمانبردار اور امتی ہوگا۔ اسی واسطے تمام مسلمانوں میں خدا تعالیٰ کے نبی و رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارے میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ وہ امتی ہو کر آئیں گے جبکہ وہ نبی اور رسولؑ بھی ہوں تو گویا مسلمان امتی نبی کے آنے کے قائل ہیں اور اسی مقام کا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا ہے:۔

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لئے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کچھ کسر شان نہیں ہوتی۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۹)

شدید مخالفت کے باوجود کامیابی:

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ کے ماموروں کو شدید مخالفت، حالات، تکذیب، تکالیف اور طرح طرح کے اعتراضات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ ان کی محبت سعید دلوں میں پیدا کر دیتا ہے اور ان کے ذریعہ دنیا میں روحانی انقلاب کی بنیاد رکھ دی جاتی ہے۔ اسی کے عین مطابق اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا بھی حال ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی گمنامی اور کسمپرسی کے زمانہ میں یہ خبر دی تھی کہ:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اس الہام الٰہی کے پورا ہونے کی شہادت تو ہم فجی میں رہنے والے ہزاروں ہزار احمدی مسلمان بھی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی وہ پیشگوئی جو ۹۲ سال قبل انتہائی گمنامی کے عالم میں اور شدید مخالفت میں کی گئی تھی وہ کمال شان سے پوری ہوئی۔ فجی کے TAVEUNI جزیرہ انٹرنیشنل ڈیٹ لائن ہونے کی وجہ سے فجی کو زمین کا کنارہ کہتے ہیں اور کو بھی زمین کا کنارہ کہتے ہیں زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن دونوں کناروں تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں پہنچی۔ چنانچہ فیجی میں سب سے پہلے حاجی محمد رمضان صاحب آف ناندی نے خلافت کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ مبایعین خلافت کی بنیاد ۱۹۶۱ء میں ڈالی جو آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری فیجی میں پھیل کر ہزاروں کی جماعت بن چکی ہے اور جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر آن ترقی کر رہی ہے اور یہی جماعت احمدیہ نہ صرف فیجی میں بلکہ دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت اور غلبۂ اسلام کے لئے عظیم خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۴۴ ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۹۴ مضبوط مشن قائم ہو چکے ہیں جن میں ۲۰۰ مبلغین اسلام قرآن اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک پیغام کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے ہیں۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں ۱۳۰۰ سے زائد احمدی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور قریباً اتنی ہی تعداد میں ہندوستان کے مختلف علاقوں اور صوبوں میں مضبوط احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں ایک کروڑ سے زائد احمدی مسلمان پائے جاتے ہیں۔

آج دنیا میں تین درجن سے زائد ایسے ممالک ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور درجنوں مسلمان بادشاہ اور سربراہ موجود ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی جماعت کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جو مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ توفیق کسی اور کو نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک میں حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک وجود کے ذریعہ ۵۰۰ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور دنیا کی اہم چوبیس زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کئے جا چکے ہیں جن میں سے انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش، اسپرانٹو، سواحیلی، لوگنڈی اور یوروبا زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر عوام و خواص میں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ درجنوں زبانوں میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلامی لٹریچر کے علاوہ اشاعت اسلام کی غرض سے ۳۰ رسائل و اخبارات دنیا کی مختلف زبانوں میں جاری کئے گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک میں ۱۰۵ اسکولز و کالجز قائم کئے گئے۔ یہ تمام اسلامی خدمات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ لاریب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں اور آج جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ گو ہم میں موجود نہیں مگر آپ کے جاری کئے ہوئے حمایت اسلام، اشاعت اسلام اور غلبۂ اسلام کے کام بدستور اور پوری تیزی کے ساتھ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود کے مبارک دور خلافت میں بھی جاری و ساری ہیں اور آپ کی جاری کردہ اشاعت اسلام اور غلبۂ اسلام کی سکیموں اور منصوبوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ زمانہ بھی بہت قریب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو غیر معمولی عظمت عطا فرمائے گا جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ صلا تا ۳ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے اور ہر قوم اِس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (حاشیہ۔ عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جُوا اُٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دیگا) سو اے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

لجنہ اماء اللہ	چک ۱۱۶ اہم سودھی فیصل آباد	۵۰۔۰۰
" "	چک 543/E-B وہاڑی	۱۵۔۰۰
" "	بیدادپور	۱۲۔۰۰
" "	چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۱۰۔۰۰

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

(۲)

چندہ مہمان خانہ مستورات کی اگلی فہرست شائع کی جا رہی ہے جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ اگر کسی کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع دیں اور اس چندہ کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ ماہ جولائی میں جو تعلیم القرآن کلاس لگے گی طالبات کو یہیں ٹھہرایا جائے گا ان کے لئے چھت کے پنکھے بھی لگوانے ہیں اور ابھی مزید کمروں کی تعمیر بھی ہونی ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا ان کو یاد دہانی کے لئے خطوط بھی لکھے جا رہے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ	نوشہرہ	۳۷۸۔۰۰
" "	ٹیکسلا	۲۰۔۰۰
" "	کیمبلپور	۱۷۔۰۰
" "	مانگا۔ سیالکوٹ	۳۰۔۰۰
" "	چک ۳۲ جنوبی سرگودھا	۱۸۔۰۰
" "	ظفروال۔ سیالکوٹ	۲۵۔۰۰
" "	بقاپور۔ گوجرانوالہ	۲۰۔۰۰
" "	چک 363/E.B وہاڑی	۳۰۔۰۰
" "	بدین	۸۴۔۰۰
" "	سیالکوٹ	۱۵۰۔۰۰
" "	کوٹ قیصرانی۔ ڈیرہ غازیخاں	۲۰۔۰۰
" "	چک شیرگا ۲۷۸ گ ب فیصل آباد	۷۰۔۰۰
" "	چک جھمرہ	۱۰۔۰۰
" "	چک 15/1-R بہاولپور	۶۴۔۰۰
" "	چک نمبر ۳۰۴ ج۔ب فیصل آباد	۳۰۔۰۰
" "	چک ۲۷۶ گوکھووال "	۹۰۔۰۰
" "	چک ۲۳ بہاولپور	۷۰۔۰۰
" "	گل والہ شیخوپورہ	۵۰۔۰۰
" "	کھوسکی بدین	۹۶۔۰۰
" "	پیجونیاں لاہور	۳۵۔۰۰
" "	چک ۳۳ جنوبی سرگودھا	۶۰۔۰۰
" "	چنیوٹ	۹۴۔۰۰
" "	سکھر	۲۵۔۰۰
" "	سدوکی جسوکی۔ گجرات	۲۵۔۰۰
" "	تولیکی "	۴۰۔۰۰
" "	فیصل آباد	۱۴۰۔۰۰
" "	لاہور	۵۵۰۔۰۰
" "	سرگودھا	۱۹۴۔۰۰
" "	گولیکی۔ گجرات	۵۰۔۰۰
" "	نواب شاہ۔ سندھ	۵۰۔۰۰
" "	گھوگھیاٹ۔ سرگودھا	۲۵۔۰۰
" "	کولو تارڑ۔ حافظ آباد	۷۰۔۰۰
" "	لنگے	۲۵۔۰۰
" "	چک ۱۶۸ مراد بہاولنگر	۲۰۔۰۰
" "	گجرات	۵۰۔۰۰
" "	راولپنڈی	۶۰۔۰۰
" "	ربوہ	۵۶۔۰۰
" "	کراچی	۷۶۔۰۰
" "	بھکر	۱۳۸۔۰۰
" "	احمد نگر	۱۰۔۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران جماعتِ احمدیہ نوجوانوں میں وقفِ زندگی کی تحریک کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں فرماتے ہیں کہ :۔

"تیسری بات یہ ہے کہ نوجوان خصوصاً اور دوسرے لوگ عموماً اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں اور غیر ممالک میں جا کر تبلیغ کریں۔ اس وقت تک کئی نوجوان جا چکے ہیں اور کئی جانے والے ہیں ... بے شک ہمیں دین کے لئے روپیہ کی ضرورت پیش آتی ہے اور پیش آتی رہے گی لیکن جہاں تک تبلیغ کا کام ہے وہ روپیہ سے نہیں چل سکتا بلکہ قربانی اور ایثار سے چل سکتا ہے اس کے لئے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں اور اس میں جماعت اس طرح تعاون کرے کہ ہر جگہ با اثر لوگ اپنی اپنی جماعتوں میں اس پر تقریریں کریں اور نوجوانوں میں تحریک کریں کہ وہ اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۳۸)

عہدیداران جماعتِ احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور کے ارشاد کے مطابق نوجوانوں میں وقفِ زندگی کی تحریک فرمائیں اور جو نوجوان اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کرنا چاہیں ان کے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

نصابِ فضلِ عمر درس القرآن کلاس (۱۰ جولائی تا ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء)

۱۔ قرآن مجید :۔ سورہ یونس و سورہ ہود (کا ترجمہ پڑھایا جائے گا)
۲۔ حدیث :۔ سالٹھ منتخب احادیثِ نبویہ
۳۔ کلام :۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۱ سے صفحہ ۲۰۰ تک
۴۔ تاریخ احمدیت :۔ از اپریل ۱۹۱۶ء تا مارچ ۱۹۱۸ء
۵۔ عربی اسباق :۔ بارہ اسباق
۶۔ علمی تقاریر :۔ گیارہ منتخب عناوین پر علمائے سلسلہ تقاریر فرمائیں گے اور نوٹس لکھوائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

شکریہ احباب

خاکسار کی پیاری بیٹی عزیزہ امۃ السلام مرحومہ کی جوانا مرگ پر بے شمار بزرگوں اور عزیزوں کے تعزیت کے تار اور خط پاکستان اور بیرونِ ملک سے آئے ہیں اور آ رہے ہیں خاکسار ان سب احباب کی ہمدردی اور دعاؤں کے لئے اُن کا بہت ممنون ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ خاکسار سب کو فرداً فرداً شکریہ کا خط بھی لکھ رہا ہے۔

احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو اپنے قرب میں جگہ دے اور اس کے کمسن بچوں کی پرورش اور ربوبیت فرمائے اور ہمارے زخمی دلوں پر صبر کی مرہم رکھے

(خاکسار عبد الجلیل عشرت معرفت ملک محمود احمد صاحب انکم ٹیکس آفیسر ۱۲۔ میو روڈ۔ راولپنڈی)

اعلانِ نکاح

خاکسار کے بھانجے عزیز عبد الباسط ابن مکرم برادرم میاں عبد الحکیم صاحب حلقہ مغلپورہ لاہور کا نکاح ۲۸ اپریل ۱۹۷۸ء کو عزیزہ خالدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم میاں جلال دین صاحب کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے حلقہ شالامار لاہور میں پڑھا۔ عزیز عبد الباسط محترم میاں محمد عبد اللہ صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور عزیزہ خالدہ نسرین محترم میاں حسن دین صاحب مرحوم آف گنج مغلپورہ کی پوتی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملیشیا)

حضرت مرزا برکت علی صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے قدیم بزرگ حضرت مرزا برکت علی صاحب ۲۲ مئی کو ساڑھے دس بجے صبح وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اسی دن بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے مسجد مبارک سے ملحقہ میدان میں نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دینے والوں میں متعدد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر بھی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

حضرت مرزا برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ بہت ہی نیک، متقی، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے قریباً ۹۱ برس عمر پائی۔ ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا آپ کے والد کی وفات کے بعد آپ کی والدہ صاحبہ کی شادی حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئی اور اس طرح آپ حضرت بھائی صاحبؓ کی زیرِ تربیت آ گئے۔ ۱۹۱۲ء میں اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان چلے گئے جہاں پر ۱۹۴۳ء تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارکن کے طور پر خدمتِ دین کی توفیق پائی۔ سلسلہ کی دیگر جملہ تحریکوں کے علاوہ ملکانہ کے فتنۂ ارتداد کو دور کرنے میں بھی حصہ لیا۔ ویسے تو بہ تقاضائے عمر عرصہ سے کمزور تھی لیکن ۱۲ مارچ کو گر جانے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی جس کے بعد سرعت کے ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے اور باوجود ہر ممکن علاج معالجہ کے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹے (مکرم مرزا عطاء الرحمن صاحب، مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم مرزا فضل الرحمن صاحب مکرم مرزا لطف الرحمن صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مرزا عبد الوہاب صاحب آف لندن) عطا فرمائے اور تین بیٹیاں (محترمہ امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا البشیر احمد صاحب آف لنگروال، راولپنڈی، محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب آف گیمبیا اور محترمہ صالحہ طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبد المجید صاحب راولپنڈی) عطا فرمائیں۔ یہ سب خدا کے فضل سے شادی شدہ۔ صاحبِ اولاد ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور سب بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

درخواستِ دعا

خاکسار کے مثانہ کے اندر ہر تین چار ماہ کے بعد کوئی غدود بڑھ کر رکاوٹ اور درد پیدا کر دیتی ہے اس لئے اب تیسری مرتبہ پھر مجھے میو ہسپتال میں اپریشن کے لئے چند دنوں کے لئے داخل ہونا پڑا ہے۔ بظاہر معمولی اپریشن ہے لیکن اس کے بعد کئی دن رات تکلیف، بے چینی اور کمزوری رہتی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرما کر احسان فرمائیں۔

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملیشیا)